SEFAD, 2017 (38): 181-188
e-ISSN: 2458-908X

ترکی اور اردو کے درمیان تہذیبی-لسانی روابیت

Prof. Dr. Nuriye Bilik
Selçuk Üniversitesi Edebiyat Fakültesi
Urdu Dili ve Edebiyatı Bölümü
biliknuriye@hotmail.com

تلخیص

ترکوں اور ہندوستانیوں کے تعلقات بہت پرانے زمانے سے ہیں- مختلف ترک قومیں وسطی ایشا سے آکر برصغیر میں رہائش پزیر ہوئیں اوریہاں کے باشندوں سے مل جل گئیں- یہ سلسلہ جو ترک قومیں کشان اورآق ہن سے شروع ہوا بعد میں محمود غزنوی سے لیکر بابروں تک جا ری رہا- ترکی تہذیب کے اہم نشانات، برصغیر کے کونے کونے میں دیکھے جاسکتے ہیں- ان کے تعمیر کردہ قلعے، مساجد، حمام، کتب مینار، تاج محل اور اس طرح کی قابل تعریف کی یادگاریں ترکی فن تعمیر کے اعلی نمونے ہیں- فن تعمیر کے نمونوں کے علاوہ، یہاں کے ضرب المثال، مہاورت، خیالی قصوں، لطائف اور رسم و رواج میں بھی، یہ باہمی اثرات محوس کیے جا سکتے ہیں- دونوں زبانوں کے مہاورات میں خیالات اور احساسات کی مشابہت سے زیادہ یکسانیت متاثرکن ہے- بعض لوک کہانیوں کے کردار جو بد نام شریر بھائی، نوجوان، شریر بدمعاش جیسے ناموں سے موسوم کیے جاتے ہیں، وہ خودہی، ترکی کے خیالی قصوں کا پسندیدہ ہیرو کیل اوغلاں(Keloğlan) ہے- ان خیالی قصوں اور لوک کہانیوں میں جو ایک دوسرے کا بدل پزیر ہیں، کردار عقل، فریب، لالچ، چالاکی اور ہنرمندی کے ذریعے اپنے مقصدکی انتاتک جا پہنچتے ہیں- ترکی قوم کے مزاح کے نام ور ملانصرالدین کے لطائیف جو بالکان سے ہندوستان تک وسیع جغرافیے پر پھیلے ہیں جیسے کہ ترک لوک کے احساسات کو جواب دے سکتے ہیں ویسے مشترک ہی پاکستان کے لوک کے احساسات کو بھی- رسم و رواج کے متعلق ایسی تقیربات ہیں جو ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں جیساکہ شادی کے موقع پر- یہ اشتراک جو ترکوں اور ہندوستانیوں کے دریان ہے محض تہذیت اور معاشرت تک محدود نہیں ہے- ترکی اور اردو زبانون کے درمیان قواعد کے لحاظ سے بھی مماثلتیں پائی جاتی ہیں- دونوں اقوام نے صدیوں اکھٹے زندگی بسر کی تھی اور نیتجے کے طور پر ایک دوسرے سے متاثر ہوئی ہیں- اسی وجہ سے ترکی اور اردو کے درمیان مماثلتیں تاریخی لحاظ سے بے حد نمایاں اور ممتاز ہیں-

کلیدی الفاظ: ترکی زبان، اردوزبان، ضرب المثال، خیالی قصے، لسانی روابیت

Türkçe-Urdu Dili Arasındaki Kültürel ve Lengüistik Bağlantılar

Öz

Türkler ve Hintliler arasındaki ilişkiler çok eskilere uzanır. Çeşitli Türk toplulukları Orta Asya'dan gelerek Hint alt kıtasına yerleşmişler ve buradaki halklarla birlikte yaşamışlardır. Kuşhan ve Ak Hunlarla başlayan bu süreç, daha sonra Gazneli Mahmut ve Baburlarla devam etmiştir. Türk kültürünün izleri Hint alt kıtasının her köşesinde görülebilir. Türklerin inşa ettiği kaleler, camiler, hamamlar, Kutub Minar, Taç Mahal ve bu tür bahsedilmeye değer eserler, Türk mimarisinin muhteşem örnekleridir. Mimarinin yanı sıra atasözlerinde, deyimlerde, masallarda, geleneklerde de bu karşılıklı etkileşim hissedilir.

Gönderim Tarihi / Sending Date: 20/03/2018
Kabul Tarihi / Acceptance Date: 10/04/2018

Komşuluk ilişkilerini ve kültür akrabalığını ortaya koyan atasözleri, fikir ve biçim açısından incelendiğinde ortak duyguların, düşüncelerin çokluğu göze çarpar. Her iki dildeki deyimlerde düşünce ve duyguların benzerliğinden ziyade aynılığı dikkat çekicidir. Bazı halk hikâyelerinde badnam şarir bhai, naucavan, şarir badmuaş gibi isimlerle adlandırılan karakterler, Türk masallarının sevilen kahramanı Keloğlan'dan başkası değildir. Birbirinin varyantı olan bu masallarda kahramanlar zekâları, kıskançlıkları, kurnazlıkları ve becerikliliklerle amaçlarına ulaşırlar. Balkanlardan Hindistan'a kadar oldukça geniş bir coğrafyaya yayılmış olan Türk mizahının sembolü Nasrettin Hoca Fıkraları, Türk halkının duygularına cevap verebildiği gibi Hint alt kıtası halkının da duygularına hitap edebilmektedir. Gelenek ve göreneklerle ilgili olarak, özellikle de evlilik törenlilerinde yapılan pek çok benzer kutlamalar bulunmaktadır. Türkler ve Hint alt kıtası halkları arasındaki bu benzerlikler, sadece kültürle sınırlı değildir. Türkçe ve Urdu dili arasında gramer açısından da benzerlikler vardır. Her iki toplum uzun yıllar birlikte yaşamışlar ve sonuç olarak birbirlerinden etkilenmişlerdir. Bu nedenle Türkçe ile Urdu dili arasındaki benzerlikler tarihi açıdan oldukça belirgindir.

Anahtar Kelimeler: Türkçe, Urdu dili, atasözleri, masallar, lengüistik bağlantılar.

The Cultural and Linguistic Relations between Turkish and Urdu Language

Abstract

The relations between the Turks and the Indians are very ancient.Various Turkish communities came from Central Asia and settled in the Indian subcontinent and lived with the existing communities there. This process had started with Kuşhan and Ak Huns, then continued with Ghazni Mahmut and Baburs. Traces of Turkish culture can be seen at every corner of the Indian subcontinent. The buildings by the Turks, including the castles, mosques, hammams, the Qutub Minar, the Taj Mahal and many other worthy art works are excellent examples of Turkish architecture. In addition to the architecture, the mutual interactions between Turks and Indians are also felt in proverbs, idioms, legends and traditions. When the proverbs that reveal neighborly relations and cultural heritage are examined in terms of ideas and form, the multiplicity of common feelings and considerations can be recognised. It is remarkable that the thoughts and feelings in both languages are rather identical than being similar. In some folk stories, the characters named like badnam şarir bhai, naucavan, sharir badmuash are no one but Keloğlan, the hero of the Turkish fairy tale. In these varieties of tales, heroes reach their goals with their intelligence, jealousy, cunning and resourcefulness. Nasrettin Hoca narratives, a symbol of Turkish humor that has spread to a wide geography from Balkans to India, can appeal to the feelings of the people of the Indian subcontinent apart from responding to the feelings of the Turkish people. In terms of traditions and customs, there are many similar celebrations, especially in marriage ceremonies. These similarities between the Turks and the Indian subcontinents are not limited to culture alone. There are similarities between the Turkish and Urdu languages in terms of grammar as well. Both communities have lived together for many years and as a result they have been affected by each other. For this reason, the similarities between Turkish and Urdu languages are quite evident in history.

Keywords: Turkish, Urdu, proverbs, tales, linguistic connections.

مقدم

ترکوں اور ہندوستانیوں کے تعلقات بہت پرانے زمانے سے ہیں۔ مختلف ترک قومیں وسطی ایشا سے آکر برصغیر میں رہائش پزیر ہوئیں اوریہاں کے باشندوں سے مل جل گئیں۔ یہ سلسلہ جو ترک قومیں کشان اورآق ہن سے شروع ہوا بعد میں محمود غزنوی سے لیکر بابروں تک جا ری رہا۔ترکی تہذیب کے اہم نشانات، برصغیر کے کونے کونے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ان کے تعمیر کردہ قلعے، مساجد، حام، کتب مینار، تاج محل اور اس طرح کی قابل تعریف کی یادگاریں ترکی فن تعمیر کے اعلی نمونے ہیں۔ فن تعمیر کے نمونوں کے علاوہ، یہاں کے ضرب المثال، محاورت، خیالی قصوں، لطائف اور رسم و رواج میں بھی، یہ باہمی اثرات محوس کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ''دیوان لغات الترک'' جو محمود کاشغاری کی طرف سے گیارویں صدی عیسوی میں قلم بند کی گی تھی اس لغات میں ایک ضرب المثل ہے۔ (Birtek, 1944: 51) "Karga kazga ötkünse butı sınur" جس کے مطلب ہے کہ آگر کوا طاقت اور اڑان میں ہنس کی تقلید کرتا ہے تو اس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے۔ اردو زبان میں اس ضرب المثل کی متبادل ''کوا اچلا ہنس کی چال، اپنی چال بھی بھول گیا'' ہے۔ .(Ali Han, 2004:15) دونوں ضرب المثال میں مشابہ ہونے والی چیزایک ہی ہے۔ حالانکہ دور حاضر کی ترکی زبان میں مستعمل ضرب المثل میں ''کوا'' کی جگہ تیتر کا استعمال ہے(MEB, 1993: 50)۔ یہ ایک ناگزیر عمل تھاکہ لمبے عرصے تک دونوں اقوام اکھٹے رہیں اور ایک دوسرے سے اثر قبول نہ کرلیں۔اگر دو نوں زبانوں کی ضرب المثال کو فکری اور شکلی لحاظ سے ملاحظہ کیے جائیں تو یہ ظاہر ہوگا کہ مشترکہ موضوع کی کثرت ہے۔مثلا: روپے کو روپیہ کھینچتا ہے، جلدی کا کام شیطان کا۔ دودھ کا جلا چھاچھ، پھونک پھونک کرپیتا ہے۔ اپنی عقل سب کو بھلی معلوم ہوتا ہے، دشمان کو کمزور نہ سمجھو، ایلچی کو زوال نہیں، نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان،جس کے سر پر تڑتی ہے وہی جانتا ہے، آدمی نے آخر کچا ہی دودھ پیا ہے وغیرہ۔ اس قسم کی ضرب المثال ہمسائیگی کے روابیت اور تہذیبی رشتہ داری کے نشانات ہیں۔ جیسے ضرب المثال، ویسے ہی محاورات بھی سوسائٹی کی مختلف خصوصیات اور ذہنی صلاحیت کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ دونوں زبانوں کے محاورات میں خیالات اور احساسات کی مشابہت سے زیادہ یکسانیت متاثرکن ہے۔ مثال کے طور پر :آنکھ سے گرنا (gözden düşmek)، کان لگانا,(kulak vermek) عرش پر چڑھانا (göklere çıkarmak)وغیرہ ۔بعض لوک کہانیوں کے کردار، جو بدنام شریر بھائی، نوجوان، شریر بدمعاش جیسے ناموں سے موسوم کیے جاتے ہیں، وہ خود ہی، تر کی کے خیالی قصوں کا پسندیدہ ہیرو کیل اوغلان(Keloğlan) ہے۔ ان خیالی قصوں اور لوک کہانیوں میں جو ایک دوسرے کا بدل پزیر ہیں، کردار عقل، فریب، لالچ، چالاکی اور ہنرمندی کے ذریعے اپنے مقصد کی انتہاتک جاپہنچتے ہیں۔ترکی قوم کے مزاح کے نام ور ملانصرالدین کے لطائیف جو بالکان سے ہندوستان تک وسیع جغرافیے پر پھیلے ہیں، ایک باریک ذہن کی پیداوار ہیں جو ہنساتے بھی ہیں اور سوچ میں غرق بھی کرتے ہیں۔ ملا نصر الدین اپنے لطائف کے ذریعے جیسے کہ ترک لوک کے احساسات کو جواب دے سکتے ہیں ویسے مشترک ہی پاکستان کے لوک کے احساسات کو بھی۔ ان لطائف میں ایسے سماجی اعتقادات بھی واضح طور پر نمایاں ہوتے ہیں جو دونوں اقوام میں ہیں۔ رسم و رواج کے متعلق ایسی تقیربات ہیں جو ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں جیساکہ شادی کے موقع پر : رضامندی؛ بات دینا؛ منگنی، مہندی بارات، رخصتی،رونمائی، وغیرہ۔ (Razzaki 1965: 124)

ترکی اور اردو کے درمیان یہ اشتراک، محض تہذیت اور معاشرت تک محدود نہیں ہے۔اگر چہ اردوزبان ہندیورپین کی زبانوں کے گروہ میں شامل ہے اور ترکی زبان کا تعلق ural-altay زبانوں کے خاندان سے ہے مگر دونوں زبانوں کے درمیان قواعد کے لحاظ سے بھی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

ترکی اور اردو میں مصادر :

جس طرح اردو زبان میں مصدر کے لیے ``نا`` کی علامت ہے اسی طرح ترکی زبان میں مصدر کی علامت صوتی آہنگ کے مطابق mak یا mek–آتا ہے۔ سارے مصادر کے آخر میں یہ لاحقہ پایا جاتا ہے۔دونوں زبانوں میں مصدر کا لاحقہ حذف کیے جانے کے بعد حاصل مصدر،واحد حاضر کے لیے امر بن جاتا ہے۔ مثلا:

لکھنا ← لکھ ؛ yazmak ← yaz

چلنا ← چل ؛ yürümek ← yürü

دینا ← دے ؛ vermek ← ver

فعل امر میں جمع حاضر کے لیے دونوں زبانوں میں بھی دو طرح کے افعال کی گردان بنائی جاتی ہے۔

لکھنا ← لکھو ← لکھیے yazmak ← yazın ← yazınız

دینا ← دو ← دیجیے vermek ← verin ← verin iz

فعل کی گردان:

ترکی اور اردو میں فعل سے مصدر کی علامت دور کرکے زمانے کے لحاظ سے اس کی گردان بنائی جاتی ہے۔یعنی حاصل مصدر کے ساتھ زمان کو دکھانے والا لاحقہ اور ضمیری لاحقہ لگا کر بولا جاتا ہے(Bilik, Özdemir, 2012: 98):

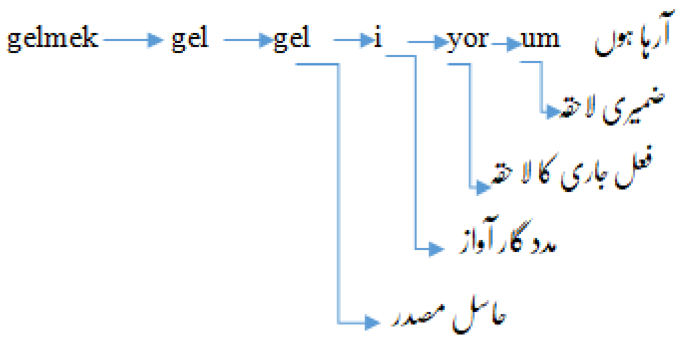

ترکی اردو میں فعل مضارع:

ترکی زبان میں مضارع کا لاحقہ سوتی آہنگ کے مطابق e/-a– ہے۔ پرانی ترکی کا فعل مستقبل کا لاحقہ gey/-gay–؛ -ge/-ga سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس میں سے g اور ğ مغربی ترکی میں داخل ہونے کے بعد حذف ہوگیا ہے۔ اس طرح e/-a– مضارع کے لاحقہ نے جنم لیا۔ (Ergin, 1985: 310).آج ترکی زبان میں صرف واحد حاضر اور غائب اشخاص کے لیے استعمال کیے جانے والا یہ لاحقہ اردو زبان میں بھی e– ہے۔(Abdulhak, 1981: 63)

تو پڑھے oku-y-**a**-sın، وہ پڑھے oku-y-**a**، تو آئے gel-**e**-sin، وہ آئے gel-**e**

ترکی اور اردو میں فعل مستقبل کا لاحقہ:

دور حاضر میں اردو میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کا لاحقہ ``گا،گے،گی`` ترکی زبان کی پرانی اور جدید بولیوں میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کے لاحقے سے ملتا جلتا ہے- یہ لاحقہ ترکی زبان کی تاریخ میں وقت کے ساتھ تبدیل ہونے والے لاحقوں میں سے ہے- آج ترکی زبان میں اس لاحقہ کے لیے "-ecek-acak" کا استعمال ہوتا ہے-

اویغوری زبان جو ترکی زبان کے پہلے ادبی دور کو ظاہر کرتی ہے، اس میں فعل مستقبل کے لاحقوں میں سے ایک gey/-gay– اور اس کی مختصر شکل ge/-ga– ہے– (Eraslan, 2013: 343)اویغوری زبان میں فعل مستقبل کی گردان بنانے کے لیے حاصل مصدر پر "-gay`` کا لاحقہ لگایا جاتا ہے اور اس کے بعد ضمیری لاحقہ اضافہ کیا جاتا ہے- (Gültekin, 2006: 36) فعل مستقبل کی گردان اردو میں بھی ایسی ہی ہے-

مثلا: اردو	ترکی	اویغوری
میں پہنچوں گا	varacağım	tegin-gey-men

"-gay" کا لاحقہ آناطولیہ کی پرانی زبان کے دور میں ge/-ga– اور e/-a- کی شکل میں بھی دکھائی دیتا ہے اور فعل مستقبل کے علاوہ، فعل مضارع، فعل شرطیہ اور فعل امر کے لیے بھی اس کا استعمال کیا گیا ہے-(Atalay, 1940: 30-39)

لازمی افعال، متعدی افعال اور متعدی المتعدی افعال:

ترکی اور اردو دونوں زبانوں کی گرائمر میں لازمی فعل سے متعدی فعل، متعدی فعل سے متعدی المتعدی بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے- یعنی دونوں زبانوں میں ایک ہی فعل کی جڑے افعال بنائے جاتے ہیں-(Haidari, 1932: 110; Korkmaz, 1992: 51)

uçurtmak ← uçurmak ← uçmak	اڑنا ← اڑانا ← اڑوانا
açtırmak ← açılmak ← açmak	کھلنا ← کھولنا ← کھلوانا
okutturmak ← okutmak ← okumak	پڑھنا ← پڑھانا ← پڑھوانا
yedirtmek ← yedirmek ← yemek	کھانا ← کھلانا ← کھلوانا

جملے کی بناوٹ:

دونوں زبانوں میں جملے کے اصل عناصر فاعل، جملے کے آغاز میں اور فعل جملے کے آخر میں آتے ہیں- دیگر عناصر کی جگہ تبدیل کرتے ہوئے یعنی تاکید کئے جانے والی حالت کی جگہ بدلنے سے اسما کی اہمیت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے- (Hatipoğlu, 1972: 2)

Ben bugün kızımla alışverişe gideceğim.
میں آج اپنی بیٹی کے ساتھ خریداری پر جاؤں گی-
Ben alışverişe kızımla bugün gideceğim.
میں خریداری پر اپنی بیٹی کے ساتھ آج جاؤں گی-
Kızımla alışverişe bugün ben gideceğim.
اپنی بیٹی کے ساتھ خریداری پر آج میں جاؤں گی-
Alışverişe bugün ben kızımla gideceğim.
خریداری پر آج میں اپنی بیٹی کے ساتھ جاؤں گی-

``کا`` کے مادہ سے نکلنے والی ضمائر استفہام:

پرانی ترکی ``کا`` کی جڑ سے نکلنے والی ضمائر استفہام اور اردو ضمائر استفہام کے درمیان بڑی مماثلتیں ہیں-(Eckman, 1986: 86; Gabain, 1988:72) اردوزبان کا ``کونسا`` ضمیر استفہام کا متبادل پرانی ترکی میں kayu/kaysu/kansı ہے، جس کی جڑ "kay" ہے- دونوں زبانوں میں مشابہت رکھنے والی دیگر ضمائر استفہام یہ ہیں:

اردوزبان	پرانی ترکی	جدید ترکی
کب	kaçan	ne zaman
کہاں	kanı	hani, nerede
کہاں	kanda/kayda/kayuda/kanı/kanyuda/kanta	nerede
کدھر	kayan/kayanga	nereye
کہاں سے	kaydın/kandın	nereden
کوئی	kayu	herhangi bir

نتیجہ

ترک جس حطہ میں پہنچے وہاں اپنی زبان اور تہذیب بھی اپنے ساتھ لے گئے- اس طرح مختلف جغرافیائی علاقوں میں رہنے والے لوگ ترکوں کے ساتھ ملنے کی وجہ سے دوسری بہت سی چیزوں کے ساتھ ساتھ ترکی زبان سے بھی واقف ہوئے-وہ باہمی رقابت جولمبے عرصے تک اکھٹے زندگی بسر کرنے والے ترک اور برصغیر کے لوگوں کے درمیان تھی دونوں اقوام کے زبانون پر بھی اثر انداز ہوئی- ہندوستان میں ترکوں کی حکمرانی گیاویں صدی عیسومی میں محمود غذنوی کی طرف سے شمالی ہندوستان پر کیے جانے والے حملوں کے ذریعہ شروع ہوئی اور 1857 تک جاری رہی- اس زمانے میں ایک ہی منبہ سے پلنے والی دونوں اقوام کی زبانوں کے درمیاں قواعد کے لحاظ سے بہت سی مماثلتیں ہیں- جس طرح اردوزبان میں مصدر کے لیے `نا` کی علامت ہے اسی طرح ترکی زبان میں مصدر کی علامت سوتی آہنگ کے مطابق -mek, -mak–آتا ہے سارے مصدر کے آخر میں یہ لاحقہ پایا جاتا ہے- دونوں زبانوں میں مصدر کا لاحقہ خذف کیے جانے کے بعد حاصل مصدر، واحد حاضر کے لیے امر بن جاتا ہے-ترکی اور اردو میں فعل سے مصدر کی علامت دور کر کے زمانے کے لحاظ سے اس کی گردان بنائی جاتی ہے-دور حاضر میں اردو میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کا لاحقہ `گا، گے،گی` ترکی زبان کی پرانی اور جدیدبولیوں میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کے لاحقے سے ملتا جلتا ہے- دونوں زبانوں میں جملے کے اصل عناصر فاعل، جملے کے آغاز میں اور فعل جملے کے آخر میں آتے ہیں- دیگر عناصر کی جگہ تبدیل کرتے ہوئے یعنی تاکید کئے جانے والی حالت کی جگہ بدلنے سے اسماکی اہمیت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے- ہم نے ترکی اور اردو کے درمیان جس تہذیبی-لسانی روابیت کا مطالعہ کیا ہے اس جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں اقوام نے صدیوں اکھٹے زندگی بسر کی تھی اور نتیجے کے طور پر ایک دوسرے سے متاثر ہوئی ہیں- دنیا کے مختلف خاندانوں اورگروہوں سے تعلق رکھنے والی زبانوں کے درمیان قواعد کی ممثالتیں تلاش کی جاسکتی ہیں- لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترکی اور اردو کے درمیان ممثالتیں تاریخی لحاظ سے بے حد نمایاں اور ممتاز ہیں- اس سلسلے میں مزید تحقیق کی جانی چاہیے-

SUMMARY

The relations between the Turks and the Indians are very ancient. Various Turkish communities came from Central Asia, settled in the Indian subcontinent and merged with the existing communities there. This process had started with Kuşhan and Ak Huns, then continued with Ghazni Mahmut and Baburs. Traces of Turkish culture can be seen at every corner of the Indian subcontinent. The buildings by the Turks, including the castles, mosques, hammams, the Qutub Minar, the Taj Mahal and many other worthy art works are excellent examples of Turkish architecture. In addition to the architecture, the mutual interactions between Turks and Indians are also felt in proverbs, idioms, legends and traditions. "Karga kazga ötkünse butı sınır" proverb in the Divan-i Lugat, written in the 12th century by Kaşgarlı Mahmut, is کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا in Urdu. The comparison within the two proverbs are the same. However, in the proverb that is used in today's Turkish, crow has been replaced by partridge. If the proverbs of both languages are examined in terms of ideas and structure, the multiplicity of common subjects can be widely seen:

(روپے کو روپیہ کھینچتا ہے، جلدی کا کام شیطان کا - دودھ کا جلا چھاچھ، پھونک پھونک کرپیتا ہے - اپنی عقل سب کو بھلی معلوم ہوتا ہے، دشمان کو کمزور نہ سمجھو، ایلچی کو زوال نہیں، نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان، جس کے سر پر ترّتی ہے وہی جانتا ہے، آدمی نے آخر کچا ہی دودھ پیا ہے)

Similar to proverbs, the idioms also give information about the various characteristics and mental ability of the society. It is remarkable that the thoughts and feelings in the idioms of both languages are rather identical than being similar. Such as "آنکھ سے گرنا، کان لگانا، عرش پر چڑھانا In some Pakistani folk stories, the characters named like "بدنام شریر بھائی، بد معاش، حوان" are no one but Keloğlan, the hero of the Turkish fairy tale. In these folk tales and tales, which are a variation of each other, characters reach their goals by reason, cunning and honesty. Nasreddin Hodja, the humorist of the Turkish nation, also can touch the people of Pakistan's feelings, make them think and laugh. The folkloric ties between the two nations are also quite evident in these anecdotes. In connection with traditions and customs, there are many similar rituals such as pre-wedding, wedding and post-wedding girl search, promise, berdel, engagement, henna, bride procession, dowry, wedding banquet, face view, groom dinner etc. These similarities between the Turks and the Indian subcontinents are not limited to culture alone. There are similarities between the Turkish and Urdu languages in terms of grammar as well. After the infinitive is removed in both languages the remaining verb root becomes imperative fort he second person singular. Again, in both languages the conjugation is done by adding conjugation, time and person appendices to the verb and the verb root. The future time attribute "-ga, -ge, -gi" used in the Urdu language is identical to the future time attachment used in the historical and contemporary dialects of Turkish. It is natural that there are some similarities between languages which are spoken by different groups, have different structures and grammatical rules. However, we can say that cultural and linguistic similarities between Turkish and Urdu Language are based on historical reasons.

KAYNAKÇA

Abdulhak, Maulvi (1981). *Urdu Sarf-o- Nahv.* Nai Dilli: Ancuman-i Tarakki Urdu.

Ali Han, Zeyb-un Nisa (2004). *Urdu-Farsi Zarb-ul Misal.* Pakistan: Muktadirah Kaumi Zaban.

Atalay, Besim (1940). "Türkçede Gelecek Zaman Edatı" Ankara: *Türk Dili Belleten* (3-4): 30-39.

Bilik, Nuriye-Özdemir, Nebahat (2012). *Urdu Cannevalon ke liye Turki Gareymar.* Konya: Aybil Yay.

Birtek, Ferit (1944*). En Eski Türk Savları: Divan-ı Lügat-it- Türk'ten Derlemeler.* Ankara: Türk Dil Kurumu Yay.

Eckmann, Janas (1998.) *Çağatayca El Kitabı.* çev. Günay Karaağaç. İstanbul: Üniversitesi Edebiyat Fakültesi Yay.

Eraslan, Kemal (2013). *Eski Uygur Türkçesi Grameri.* İstanbul: Türk Dil Kurumu Yay.

Ergin, Muharrem (1985). *Türk Dil Bilgisi.* İstanbul: Boğaziçi Yay.

Gabain, A-Von (1988). *Eski Türkçenin Grameri.* çev. Mehmet Akalın. Ankara: Atatürk Kültür, Dil ve Tarih Yüksek Kurumu Türk Dil Kurum Yay.

Gültekin, Mevlüt (2006). "Tarihi ve Çağdaş Türk Lehçelerinde Gelecek Zaman Ekleri Üzerine Bir Deneme" Ankara: TÜBAR-XX-/ GÜZ.

Haidari, Mohamed Akbar Khan (1932). *The Munshi.* Delhi: Haidaris Oriental Book Depot, Akbar Manzil.

Hatipoğlu, Vecihe (1987). *Türkçenin Sözdizimi"* Ankara: TDK Yay.

Korkmaz, Zeynep (1992). *Gramer Terimleri Sözlüğü.* Ankara: Atatürk Kültür, Dil ve Tarih Yüksek Kurumu Türk Dil Kurumu Yay.

Razzaki, Şahid Huseyn (1965). *Pakistani Musalmanon ke Rasm-o-Rivac.* Lahor: İdarah-i Sikafat-i İslamiyah.

*Türk Atasözleri ve Deyimleri I (*1993). İstanbul: Millî Kütüphane Başkanlığı, Milli Eğitim Basımevi.